



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولادت مسیح علیہ السلام

الاستفتاء :- - ماذا يقول العلماء الربانيون في المسائل الآتية في ضوء الكتاب والسنة يتوهموا بآبارك الله فيكم -

- حل ولادة عيسى عليه السلام من آب أو بغير آب وحل في ذلك حكم واضح من الله سبحانه وتعالى وما حكم من يدعي ولادة بآب وبغني ولادته بغري آب ؟

- حل تكلم عيسى عليه السلام في الصغر والطفولة باذن الله ؟

- حل تحقيق حواصن ضلع آدم عليه السلام الذي هو مذكور في كتاب اللہ آم آدم اخر ؟

(السائل : السيد شاه محمد، خطيب مسجد اہل حدیث گجرات پاکستان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

بسم الله الرحمن الرحيم - والصلاة والسلام على رسول الله

أنا نقدر : فالجواب عن هذه الأسئلة الثلاثة ان يقال قد دل كتاب الله العزيز وسنة رسوله الأمين وإجماع علماء الاسلام على ان نبي الله ورسوله عيسى بن مريم خلق من انثى بلا ذكر بقول الله له كن فكان وامن مريم ابنته عمران العذراء البتول المحطرة
عن كل ما يقول فيصا اعداء الاسلام قال الله سبحانه

ان مثل عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون

وقال تعالى :

وأذكر في الخشب مريم إذ اقتبذت من أهلها مكانا شرقيا - فاختبرت من دونهن حجابا فأرسلنا إليها روحنا فتمثل لها بشر سويا - قالت اني أعوذ بالرحمن منك ان كنت نكيا - قال انما ارسلوك ركب لا ينجب لك علما زكيا - قالت اني فيكون لي علم ولم ينسني بشر ولم اك بغيا - قال كذلك قال ركب هو على بين وجهك يا لئلا ناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا - فحملته فانتبذت به مكانا قصيا - فاجاء بها النحاض الى جذع النخلة قالت لم يصبني مش فكل هذا وكنت نسيا نسيا - فتأديها من شيتها الا تخزي الله جعل ركب شكتك سريرا - وبزجي اليك بهذع الخلة شيط عليك رطبا بيتا - فكل واشربي وقرمي عينا فانا شريف من البشر اجدا فتوحا اني نذرت للرحمن صوما فلن اكلم اليوم انسيا - فالت به قوتها شجلا فاولوا بغيرهم ففزع شئاء فرأيت بها فخت برون ناكرا كان الوبك امرا سؤيا وما كانت اكب بغيا - فاشارت اليه قالوا كيف نكلم من كان في المبد صبيا - قال اني عبد الله اتقوا الخشب وعلني بيتا - وعلني مبركا آتيا ناكثا وأوصني بالصلاة والزكاة ما دمت حيا - وبزوايادي ولم يخطئ بيتا را شيتا - والسلام على يوم ولدك ويوم أموتك ويوم أبعث حيا - ذلك ينسني ابن مريم قول الحق الذي فيه يمترون

وقال تعالى في سورة العنبران :

٤٦ قالت رب اني فيكون لي ولد ولم ينسني بشر قال كذلك الله يخلق ما يشاء ويختر ما في الهة وكنوا ومن الصالحين إذا قالت الملائكة يا مريم ان الله يخترك بكلمة منه انما نسج عيسى ابن مريم وجهها في الدنيا والآخرة ومن انقصر بين
٤٧... آل عمران يشاء إذا قضى أمرا فما يقول له كن فيكون

وقال تعالى في سورة الانبياء :

والنجم أحسن فرجنا ففتننا فيما من روجنا وبعثنا وابنا آية للمؤمنين

والآيات في هذا المعنى كثيرة قد اوضح فيها ربنا عز وجل امر عيسى وامه وبين ذاك بيانا شافيا كافيا ليس فيه لبس وال خفاء وبين سبحانه غاية البين ان عيسى خلق من انثى بلا ذكر وان امه لم يمسها بشر ذاك يدل على طهارتها من الزنا والله لا زوج لها وصرح لها باخا قد احصت فرجها وذكر سبحانه انه جعلها وابنها للعالمين ولو كان له آب او كان ولد زنا لم يكن ابية ولم يكن حملها به اية فلم يذالك بطلان دعوى من يدعي انها حملت به عن جماع كما يحل سائر النساء بل هذا القول يعتبر تكديبا لله سبحانه ورسوله عليه الصلوة والسلام بل هو صريح الكفر المحمود لما دل عليه الخشب الكريم وما تواتر به الاحاديث الصحيحة عن رسول الله ﷺ وما اجمع عليه المسلمون وقد صرح الله سبحانه في كتابه الكريم الذي لا يتغير الباطل من بين يديه ولا

۲۵ کلی واشربی وقریٰ عینا فانا تریین من البشر اعدا فتولیٰ اِنیٰ نذرت للرحمن صوما فلن اُکلم ۲۴ ویزیری الیک بحدی الخلیفۃ تساقط علیک رطباً عینا ۲۳ فنادا با من حیثنا الا نحن فی قد یحل ربک شحک سربا یش قیل ہذا وکنت نسیا عینا ۲۹ قال اِنیٰ عبد اللہ اتانی الکتاب ۲۸ فاشارت اِنیٰ قالوا کینف فکلم من کان فی المند صینا ۲۷ یا اُخت ہارون ما کان ابوک امرأ سوء فما کانت اُکب عینا ۲۶ فاشت بہ قومننا شملہ قالوا یا مریم لقد جنت شیئاً فریا النیوم اِنیٰ ۳۳ ذلک عیسیٰ ابن مریم قول النحی الذی فیہ ۳۲ والسلام علیٰ یوم وُلدت و یوم اُموت و یوم اُلغث حیا ۳۱ وبرا ابوالدتی ولم یجعلنی بنیاً راسیئاً ۳۰ وجعلنی مبارکاً اَین ما کنت وأوصانی بالصلاۃ والزکاۃ فادمت حیا وجعلنی نبیا ۳۴ مریم یسئرون

و قال فی سورة آل عمران:

۴۶ قَالَتْ رَبِّ اِنَّیْ یحٰیون لى و لٰد و لَمْ یٰمسنٰ بى بشر قال لک الذلک اللہ یخلق ۴۵ و ینکلم الناس فی المند و کتلا و من الصالحین ۴۷ اذ قالت الملائکة یا مریم ان اللہ یشرک بک فیکفیه منہ اسمہ النبی عیسیٰ ابن مریم و جنبا فی الدنیا والاخرۃ و من المفسرین ۴۷ نایثاء اذ اقصیٰ امراً فاما یقول لہ کن فیکنون

و قال تعالیٰ فی سورة الانبیاء:

۹۱ وَاٰتٰی اَحْسَنَتْ فِرْجٰنا فَنفِثْنَا فِیْہَا مِنْ رُّوحِنَا وَجَلَّیْنَا بِہَا اٰیٰتِنَا لِلْعٰلَمِیْنَ

اور حضرت مریم کو یاد رکھو، جب وہ گھر سے مشرقی جانب تشریف لے گئیں، عام لوگوں سے انہوں نے پردہ کیا تو ایک صحت مند آدمی ان کے سامنے آگیا، حضرت مریم نے فرمایا: بھلے آدمی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، اس نے کہا، میں تو خدا کا پیغام لایا ہوں تاکہ تمہیں ایک پاک باز لڑکے کی بشارت دوں۔ حضرت مریم نے فرمایا، یہ کیسے ہو سکتا ہے، میرا حلال یا حرام طور پر کسی مرد سے کوئی تعلق نہیں؟ فرشتے نے کہا، اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح ہے، یہ اللہ کے لیے آسان ہے تاکہ ہم لوگوں میں ایک نشان کا اظہار کریں، اور اپنی طرف سے رحمت فرمائیں اور یہ معاملہ طے ہو چکا ہے۔ حضرت مریم امید سے ہو گئیں اور کچھ دور علیحدہ مکان میں چلی گئیں۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے اٹھا کر اپنے عزیزوں میں آگئیں۔ ان لوگوں نے کہا یہ تم نے بہت بری بات کی۔ تم خود ہارون کی طرح پاک دامن ہو۔ اور تمہارے ماں باپ میں سے ایسا کوئی نہ تھا۔ حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا، گود کے بچے سے بات کیسے ہو جبکہ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عنایت فرمائی ہے، اور مجھے نبی بھی بنایا ہے، اور میں جہاں رہوں مجھے برکت عطا کی ہے اور جب تک میں زندہ ہوں، مجھے نماز، زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور میں اپنی والدہ کا فرماں بردار ہوں اور جابر اور سرکش نہیں ہوں یہی عیسیٰ بن مریم ہیں جن کے متعلق تم جھگڑا رہے ہو۔

سورة آل عمران میں فرمایا:

دو فرشتوں نے حضرت مریم نے کہا: اللہ تمہیں گھم کی بشارت دیتے ہیں، ان کا نام نامی عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز ہے اور اللہ تعالیٰ کا مقرب ہے۔ وہ گوارے اور ادھیر عمر میں لوگوں سے گشتی کرے گا۔ اور وہ صالح ہوگا۔ حضرت مریم نے فرمایا: بچہ کیسے ہوگا؟ میں مرد کی شکل سے نا آشنا ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جیسے چاہے پیدا کر سکتا ہے جب وہ کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ چیز اس کے حکم سے ہو جاتی ہے۔

سورة انبیاء میں فرمایا:

”وہ حضرت مریم نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی اور وہ ماں اور دنیا میں خدا کا نشان بن کر رہ گئے۔“

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ کے معاملہ کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے، جس میں کوئی انخفاء باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صرف عورت سے مرد کے بغیر پیدا ہوئے اور ان کی والدہ مرد کے قریب تک نہیں گئیں۔ اس سے بدکاری کی قطعی نفی ہوتی ہے اور ان کا خاوند بھی قطعی نہیں تھا اور وہ اس تعلق سے بہر لحاظ محفوظ تھیں۔ اور یہ بھی صراحت سے فرمایا کہ وہ پاک باز تھیں اور فرمایا کہ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ دنیا کے لیے ایک نشان تھے، اگر ان کا جائز یا ناجائز باپ ہوتا نہ حضرت مسیح آیت ہوتے اور حضرت مریم کا امید ہونا آیت تصور ہوتا ہے، اس سے یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ ان کی امید یا پیدائش عورتوں کی طرح عام عادت کے مطابق تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی تکذیب کے مترادف ہے اور صریح کفر اور قرآن کریم کا انکار اور متواتر احادیث اور اجماع ائمہ اسلام کا انکار ہے اور قرآن عزیز نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مہد (گود) میں گشتی فرمائی اور یہ معجزہ ان کی صداقت اور حضرت مریم کی عصمت کی دلیل ہے اور ان اتہامات کی تکذیب ہے جو دشمنوں نے ان کی طرف منسوب کیے تھے۔

اور حضرت حواء کے قرآن عزیز نے صراحت فرمائی ہے کہ انہیں آدم ابو البشر سے پیدا کیا، اور ان کے علاوہ دوسرا کوئی آدم نہ تھا جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ اللہ پر جھوٹ کہتا ہے اور کتاب اللہ کے خلاف کہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں:

”اے لوگو! اللہ سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔“

پھر فرمایا:

”وہ اللہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی بیوی کو اس سے پیدا کیا تاکہ اسے سکون حاصل ہو۔“

یہ اسی امت کو خطاب ہے اور یہ سب آدمی کی اولاد ہیں۔ جیسے کہ دوسری آیات میں مذکور ہے۔

”اے لوگو! ہم نے تم کو زوار مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف گروہ اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور یقین جاؤ کہ اللہ کی نظر میں صرف اہل تقویٰ قابل عزت ہیں۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

”اے بنی آدم! شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا۔“

پھر فرمایا:

”اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔“

مزید فرمایا:

”یہ ہے اللہ غیب اور حاضر کا جلنے والا، غالب رحم کرنے والا، جس نے ہر چیز کو بہتر طریق پر بنایا اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کی نسل کو گندے پانی سے بنایا۔“

اور اس مضموم کی آیات قرآن مجید میں کثرت سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ ”عورتوں سے لہجہ بڑھاؤ کرو، وہ ہسلی سے پیدا کی گئی ہے اور سب سے زیادہ ٹیڈھا حصہ اس کی اونچائی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا (شروع کرو گے تو توڑ دو گے ورنہ وہ ہمیشہ ٹیڈھی رہے گی۔“ (بخاری مسلم)

(اور علماء اسلام کا اجماع ہے کہ ”نفس واحدہ“ جس سے تمام انسان پیدا کیے گئے ہیں وہ آدم ہیں (راز)

اور اس کی بیوی اس سے پیدا کی گئی۔ اکثر اہل علم کا یہی خیال ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے اختلاف کیا وہ شاذ ہیں۔ اور ظاہر کتاب و سنت کے بھی خلاف ہے اور جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس سے مراد آدم ابو البشر نہیں جیسے سید رشید رضا اور ان کے استاد کا خیال ہے۔ بدابتنہ غلط ہے اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرنا چاہیے۔

جو ہم نے لکھا ہے اس سے سائل کے تینوں سوالات کا جواب آ جاتا ہے۔ اور اہل علم صراحتاً ہمارے اس جواب سے مستفق ہیں۔ اگر طول کا خطرہ نہ ہوتا ہم ان کی تصریحات کا ذکر کرتے جس سے تفاسیر بھری پڑی، جو چاہے دیکھ ((سکتا ہے: ((ولا حول ولا قوۃ الا بہ وھو حبیبنا و نعم الوکیل و صلی اللہ علی عبدہ و رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

(نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیۃ الدینیۃ المنورہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، اخبار الاعتصام جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۳)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 105-112

محدث فتویٰ

